سوال

(728) محارم کو بوسہ دینے اور بے نماز بھائی سے مصافحہ کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محرم رشتہ داروں کو بوسہ دینے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا عورت کے لیے اپنے بے نماز بھائی سے ہاتھ ملانا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محرمات عورتوں کو بوسہ دینا اگر شہوت کی بنا پر ہو جو کہ بعید ہے یا انسان شہوت کے بھڑکنے کا خطرہ پائے تو یہ بھی بعید ہے لیکن کبھی سسرالی یا رضاعی محرم رشتہ داروں کے اندر ایسا ہونا ممکن ہے رہی محرمات نسبیہ تو میں نہیں سمجھتا کہ ایسا واقع ہونا ممکن ہے۔ لیکن سسرالی اور رضاعی محرمات میں ایسا ہو سکتا ہے لہٰذا اگر انسان اپنے اوپر شہوت کے بھڑکنے کا خطرہ پائے تو اس کے لیے بوسہ دینا یقینی طور پر حرام ہے اور جب اس کا خطرہ نہ ہو تو سر اور پیشانی کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ ہونٹوں اور رخسار کو بوسہ دینے سے گریز ہی مناسب ہے سوائے باپ کے اپنی بیٹی کو اور ماں کے اپنے بیٹے کو تو یہ معاملہ آسان ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو وہ بیمار تھیں تو آپ نے انھیں ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور کہا:

"کیف انت بنیة" "کیسی ہے تو اے بچی!"

البتہ بے نماز بھائی سے ہاتھ ملانے میں کوئی حرج نہیں لیکن ویسے جو بے نماز ہو تو اسے سلام نہ کہنا اس سے ہاتھ نہ ملانا اور اسے چھوڑنا ضروری ہے تاکہ وہ اسلام کی طرف آجائے اور نمازی ہو جائے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 644